انسانی برادری کا حق

از

علامہ سید سلیمان ندویؒ

ناشر

اصلاح معاشرہ کمیٹی

ندوۃ العلماء، ٹیگور مارگ، لکھنؤ

انسانی برادری کا حق

از

علامہ سید سلیمان ندویؒ

ناشر

اصلاح معاشرہ کمیٹی

ندوۃ العلماء، ٹیگور مارگ، لکھنؤ

سلسلہ مطبوعات نمبر (۱۸)

نام کتاب	انسانی برادری کا حق
مؤلف	علامہ سید سلیمان ندویؒ
صفحات	۸
تعداد	دس ہزار
سن اشاعت	جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ/ مارچ ۲۰۱۳ء

ناشر

اصلاح معاشرہ کمیٹی

ندوۃ العلماء، ٹیگور مارگ، لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسانی برادری کا حق

ایک انسان کے دوسرے انسان پر انسانی برادری کی حیثیت سے بھی کچھ فرائض ہیں، جن سے عہدہ برآ ہونا ہر مسلمان کا مذہبی فرض ہے، تبلیغ یعنی غیر مسلم انسانوں کو اسلام کی دعوت کا جو حکم ہے، اس کے دوسرے اسباب کے علاوہ ایک سبب یہ بھی ہے کہ جس چیز کو ایک مسلمان سچائی سمجھتا ہے، اس کا انسانی فرض ہے کہ وہ اس سے دوسرے انسان کو آگاہ اور باخبر کرے، اور یہ انسانی خیر خواہی کا لازمی نتیجہ ہے۔

قرآن پاک نے توریت کے بعض احکام کو دہرایا ہے، جن میں سے ایک یہ بھی ہے: ﴿وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ (۱) (اور لوگوں سے اچھی بات کہو) لوگوں سے اچھی بات کہنا اور اچھائی سے پیش آنا، انسانیت کا فرض ہے، جس میں کسی دین و مذہب کی تخصیص نہیں، دین و مذہب اور نسل وقومیت کا اختلاف اس منصفانہ برتاؤ سے باز نہ رکھے، اسی لیے ارشاد ہوا:

﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا، اِعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ.﴾ (۲) (اور کسی قوم کی عداوت تم کو اس پر آمادہ نہ کرے کہ تم عدل وانصاف نہ کرو، عدل اور انصاف (ہر حال میں) کرو کہ یہ بات تقویٰ کے قریب ہے)۔

---

(۱) سورۂ بقرۃ/۱۰۔ (۲) سورۂ مائدہ/۲۔

ہر قسم کا برا سلوک اور بے رحمانہ برتاؤ جو ایک انسان دوسرے انسان، اور ایک قوم دوسری قوم کے ساتھ کرتی ہے، اس کا اصلی سبب یہی ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کے حق میں عدل سے کام نہیں لیتا، بلکہ اس پر ظلم اور بے انصافی کے لیے آمادہ رہتا ہے، یہ آیت پاک انسان کے اسی مادۂ فاسد کے سرچشمہ کو بند کرتی ہے، حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ إِخْوَانًا." (۱) (آپس میں ایک دوسرے سے کینہ نہ رکھو، ایک دوسرے پر حسد نہ کرو، اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو، اور سب مل کر خدا کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ)۔

بعض روایتوں میں الفاظ یہ ہیں:

"لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ إِخْوَانًا." (۲) (ایک دوسرے سے کینہ نہ رکھو، نہ ایک دوسرے پر حسد کرو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو اور اے خدا کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ)۔

اس حدیث پاک میں انسانی برادری کا وہ نقشہ کھینچا گیا ہے جس پر سچائی سے عمل کیا جائے تو یہ شر و فساد سے بھری ہوئی دنیا دفعتہً جنت بن جائے، فرمایا: "مَنْ لَا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ" (۳) (جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا)

---

(۱) صحیح بخاری/۳ (۲) ایضاً۔ (۳) ایضاً۔

جو بندوں پر رحم نہیں کرتا اس پر خدا بھی رحم نہیں کرتا، یا یہ کہ جو دوسرے پر رحم نہیں کرتا، دوسرا بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ ''تم زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا'' (۱) یہ حدیث رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی شان رحمت کو کتنی عمومیت کے ساتھ ظاہر کرتی ہے، ایک اور موقع پر ارشاد ہوا کہ ''جو مسلمان کوئی درخت لگائے گا اس سے جو انسان یا پرندہ بھی کچھ کھائے گا، اس کا ثواب اس لگانے والے کو ملے گا'' (۲) اس فیض کے عموم میں انسانیت کی قید بھی نہیں ہے، ایک دفعہ آپؐ نے ایک شخص کا قصہ بیان کیا جس نے ایک جانور کے ساتھ نیک سلوک کیا تھا کہ اس کے اس کام پر ثواب ملا، صحابہؓ نے پوچھا اے خدا کے رسول! کیا جانوروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے میں بھی ثواب ہے، فرمایا: ''ہر تر جگر کے ساتھ نیک سلوک کرنے میں ثواب ہے'' یعنی ہر اس ہستی کے ساتھ جس میں زندگی کی تری ہے، نیک سلوک کرنے میں ثواب ہے، (۳) اس ثواب کے دائرہ میں ہر وہ ہستی شریک ہے جو زندگی سے بہرہ ور ہے۔

جامع ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے ارشاد فرمایا ''جہاں بھی ہو خدا کا خیال رکھو، برائی کے پیچھے بھلائی کرو تو اس کو مٹا دو گے، اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ'' (۴) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں

---

(۱) مستدرک حاکم کتاب البر والصلۃ ج ۴، ص/ ۱۵۹۔ (۲) صحیح بخاری۔
(۳) یہ حدیثیں صحیح بخاری جلد دوم کتاب الادب کے مختلف ابواب میں ہیں۔
(۴) جامع ترمذی باب ماجاء فی معاشرۃ الناس ص/ ۳۳۱۔

کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ باتیں گنائیں جن میں سے ایک یہ تھی کہ "وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ" (۱) یعنی "تم لوگوں کے لیے وہی چاہو جو تم اپنے لیے چاہتے ہو، تو مسلمان بن جاؤ گے۔"

"الناس" کا لفظ عام ہے، جس میں تمام انسان داخل ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ جب تک سارے انسانوں کی بھلائی کا جذبہ دل میں نہ ہو انسان پورا مسلمان نہیں بنتا، کیونکہ دوسروں کے لیے وہی چاہنا جو اپنے لیے چاہو، اخلاق کی وہ تعلیم ہے جو انسانی برادری کے ہر قسم کے حقوق کی بنیاد ہے، ایک اور حدیث میں یہ تعلیم ان لفظوں میں ہے کہ "تم اپنے بھائی کے لیے وہی چاہو جو اپنے لیے چاہتے ہو۔" بھائی کے لفظ سے مسلمان بھی مراد ہو سکتا ہے، اور ایک عام انسان بھی۔ توریت اور انجیل کے اندر یہی تعلیم ان لفظوں میں ہے کہ "تم اپنے پڑوسی کو ایسا چاہو جیسا کہ تم اپنے آپ کو چاہتے ہو۔" اسلام میں پڑوسیوں کے حقوق کا بیان علاحدہ باب میں گذر چکا ہے، اس پر یہاں ایک نظر ڈال لینی چاہیے کہ صحابہ کرامؓ نے اس تعلیم کی پیروی میں یہودی اور عیسائی پڑوسیوں کا حق بھی مسلمان پڑوسیوں ہی کی طرح مانا ہے۔

صدقہ وخیرات کے باب میں گو فقراء اور مساکین میں مسلمانوں کی ترجیح ایک قدرتی بات ہے، تاہم حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں غیر مسلم ذمی مسکینوں کے حق کو بھی تسلیم کیا، قاضی ابو یوسفؒ نے کتاب الخراج میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ ایک بڈھا جو اندھا بھی

(۱) ترمذی ابواب الزہد (غریب)

تھا، ایک دروازہ پر کھڑا بھیک مانگ رہا ہے، حضرت عمرؓ نے پیچھے سے اس کے بازو پر ہاتھ مارا اور پوچھا کہ تم کو بھیک مانگنے کی ضرورت کیا پڑی؟ اس نے کہا جزیہ ادا کرنے اور اپنی ضرورت پوری کرنے اور اپنی اس عمر کے سبب سے بھیک مانگتا ہوں، حضرت عمرؓ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لائے اور اپنے گھر سے اس کو کچھ دیا، پھر اس کو بیت المال کے خزانچی کے پاس بھیجا اور کہلوایا کہ اس کو اور اس جیسے لوگوں کو دیکھو، خدا کی قسم ہم انصاف نہیں کریں اگر ہم اس کی جوانی کی کمائی تو کھائیں اور اس کے بوڑھے ہونے پر اس کی مدد چھوڑ دیں، قرآن میں صدقہ کی اجازت فقراء اور مساکین کے لئے ہے، فقراء تو وہی ہیں جو مسلمان ہیں اور یہ لوگ مساکین اہل کتاب میں ہیں، ان سے جزیہ نہ لیا جائے۔(۱)

اسلام کا یہ عام فیصلہ ہے کہ زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے عام صدقے غیر مسلموں کے دیئے جاسکتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی خاندان کو صدقہ دیا، ام المومنین حضرت صفیہؓ نے اپنے دو یہودی رشتہ داروں کو ۳۰ رہزار کی مالیت کا صدقہ دیا، امام مجاہد نے مشرک رشتہ داروں کا قرض معاف کرنے کو ثواب کا کام بتایا، ابن جریج محدث کہتے ہیں کہ قرآن (۲) نے ''اسیر'' کے کھلانے کو ثواب بتایا ہے، اور ظاہر ہے کہ صحابہؓ کے قبضہ میں مشرک ہی قید ہو کر آتے تھے، حضرت ابو میسرہؒ اور عمرو بن میمونؒ اور عمرو بن شرحبیلؒ صدقۂ فطر سے عیسائی راہبوں کی مدد کیا کرتے تھے، (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت عمرؓ نے اپنے مشرک بھائی کو تحفہ بھیجا (۴) اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) کتاب الخراج قاضی ابو یوسفؒ، ص/۷۲ (مصر) (۲) سورۂ دہر/۱
(۳) کتاب الاموال امام ابو عبیدہؒ، ص/۶۱۲-۶۱۳ (مصر) (۴) بخاری کتاب الجمعہ۔

نے بعضوں کو ان کے مشرک والدین کے ساتھ صلہ رحمی کی اجازت دی۔(۱)

تفسیر کی روایتوں میں ہے کہ صحابہ کرامؓ جب مذہبی اختلاف کی بنا پر غریب مشرکوں کی مدد سے کنارہ کرنے لگے تو یہ آیت اتری:(۲)

﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ.﴾ (۳) (ان کو راہ پر لے آنا تیرے اختیار کی بات نہیں، لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے راہ پر لے آتا ہے، اور جو بھلائی خرچ کروگے وہ تمہارے ہی لیے ہے)۔

یعنی تم کو تمہاری نیکی کا ثواب بہر حال ملے گا۔

مسند احمد میں ہے کہ آپؐ نے مسلمانوں کو خطاب کر کے فرمایا:

"لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ وَحَتّٰى يُحِبَّ الْمَرْءُ لَا يُحِبُّهٗ إِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ." (۴)

(تم میں سے کوئی اس وقت تک پورا مومن نہیں ہوگا جب تک وہ اور لوگوں کے لیے وہی نہ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، اور جب تک وہ آدمی کو صرف خدا کے لیے پیار نہ کرے)۔

اس حدیث میں محبتِ انسانی کی وسعت ساری انسانی برادری تک وسیع کردی گئی ہے۔

☆☆☆

---

(۱) مسلم باب فضل الصدقۃ علی الاقربین۔ (۲) تفسیر طبری۔
(۳) سورۂ بقرہ/ ۲۷۲۔ (۴) مسند احمد ۲/ ۲۷۲۔

ندوۃ العلماء کی دعوت
اور
علوم نبوت کی اشاعت

ندوۃ العلماء درحقیقت قدیم و جدید کی مصنوعی تقسیموں اور سطحی بحثوں سے بالاتر ہے، قدیم و جدید کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں، اسلام نہ قدیم ہے نہ جدید، نہ مشرقی ہے نہ مغربی، نہ ندوی ہے نہ دیوبندی، نہ علی گڑھی ہے نہ کچھ اور۔
وہ پانی، ہوا، اور غذا کی طرح ہر زمانہ میں یکساں اور ہر شخص کے لیے ضروری، اور آفتاب کی طرح ہمیشہ سے زندہ و تابندہ ہے، وہ ایک ازلی و ابدی اور آسمانی پیغام ہے جو زمانہ و تاریخ، زبان و ادب اور معاشرت و اجتماع کے اثرات سے آزاد اور ماوراء ہے، اس لحاظ سے ندوۃ العلماء کی دعوت کو بھی قدیم و جدید کے چھوٹے چھوٹے پیمانوں سے ناپنا درست نہیں، جو عین اسلام کی دعوت، علوم نبوت کی ترجمانی و اشاعت اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نیابت و وراثت ہے۔

(مولانا سید محمد الحسنیؒ)

Designed at: S.F.Graphix, Lko.
Mob.: 9936265406

Printed at : Kakori Offset Press, Lko.
Ph.: 0522-6535663, 2629616